معاہدہ ایلاف اور سی پیک کا پس منظری، پیش منظری و تقابلی مطالعہ

Retrospectively, foreground and Comparative Study of Alliance of ELAF and CPEC

DOI: 10.5281/zenodo.10004022

[*] *Dr. Hafiz Fayaz Ali*

[**] *Noor Islam*

[***] *Syed Naeem Badshah*

Abstract:

The treaty of Elaf which was a commercial treaty among the Quraish and so many other tribes and countries comprising two super power Room (Italy) and Faris (Iran). The main purpose of this treaty was to offer protection for both sides conveys of commercial. The Quraish used to travel with northern tribes and countries in summer and southern tribes and countries in winter. [1]This is their goodwill is the main reason that Allah mentioned him in his Holy Script. As well as the China-Pakistan Economic Corridor (CPEC) is a significant infrastructure economic development project that holds considerable importance for both China and Pakistan as well for all those countries which they have signed MOUs under the umbrella of BRI. CPEC aims to boost and enhance strategic geopolitical significance, Economic development, connectivity, Energy security and Trade expansion between both countries. The project has sparked geopolitical tensions in the region as well, particularly with India, which has expressed reservations about the project's route. We as Muslims should ensure that this project does not fall prey to conspiracy theories. This research will try to find out how the ELAF and CPEC are historically related. Because the objectives of both are identical. That's why we will analyzed both treaties in the context of Sura e Quraish.

Keywords: *Elaf, commercial treaty, Room (Italy), Faris (Iran), convoys, goodwill, CPEC, BRI, Economic development, Trade expansion, historically relation, conspiracy theories*

روز اول سے تا امروز اور تا ابد انسانی سماج کی ساری عمارت کی بنیاد معاہدہ / معاہدات پر ہی ہوتی ہیں۔ ان معاہدات کی نوعیت یا تو مذہبی و معاشرتی ہوگی اور یا سیاسی و اقتصادی۔ البتہ یہ بات ہر کسی کی شعور میں ہے کہ ان معاہدات میں بنیادی فلسفہ تعاون، خیر خواہی و خیر سگالی اور باہمی رعایت و پاسداری ہی کار فرما ہوتی ہے۔ معاہدہ چاہے "عہد الست" ہو

[*] Lecturer, Department of Islamiyat, University of Peshawar

[**] Assistant Professor, Government Degree College Sikander Khel Bala, Bannu

[***] Chairman, Department of Islamic Studies, The University of Agriculture, Peshawar

یا"مواثیق بنی اسرائیل"، "حلف الفضول" ہو یا "میثاق مدینہ" جملہ معاہدات میں جہاں کہیں اور جب کبھی عدم پاسداری اور باہمی اعتماد کا فقدان دکھائی دینے لگا ہے ان معاشروں میں خیر خواہی و تعاون کی جگہ انسانیت قاتل فساد اور خرابیاں پیدا ہوئی ہیں۔

عہد کی اسی اہمیت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاءعظام کی جلالت وصیانت جیسی خصوصیات میں اس کو بھی شمار کیا ہے۔
[وَٱذۡكُرۡ فِي ٱلۡكِتَٰبِ إِسۡمَٰعِيلَۚ إِنَّهُۥ كَانَ صَادِقَ ٱلۡوَعۡدِ وَكَانَ رَسُولٗا نَّبِيّٗا][1]

ترجمہ:" اور کتاب میں اسماعیل کا ذکر کیجئے کہ وہ وعدہ کے بڑے پکے اور اللہ کے بھیجے ہوئے پیغمبر تھے"

گویا عہد ایک قسم کی امانت ہے۔ چاہے یہ اشیاء کے اعتبار سے ہو یا فرائض کے اعتبار سے۔

اسی غیر معمولی خصوصیت کے بل بوتے رسول اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں نبوت سے پہلے مشرکین جیسی قوم سے "اعتماد کا ووٹ" حاصل کیا تھا اور مکہ سماج میں آپ ﷺ صادق اور امین سے جانے جاتے تھے۔ اسی طرح ایک حدیث میں امانت اور عہد کی پاسداری کو دین اور ایمان کا جزو قرار دیا گیا ہے۔
[عَنْ أَنَسٍ: مَا خَطَبَنَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَ : " لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ ، وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ][2]

ترجمہ:"سیدنا انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب خطبہ دیتے تو یہ ضرور فرمایا کرتے تھے کہ اس شخص کا ایمان نہیں جو امانت دار نہ ہو اور اس شخص کا دین نہیں جو عہد کا وفادار نہ ہو"

عہد اور معاہدہ میں یہی فرق ہے کہ عہد یک طرفہ بھی ہو سکتا ہے جبکہ معاہدہ طرفین کے مابین وجود پاتا ہے۔ بعض اوقات معاہدہ دو یا دو سے زیادہ فریق، گروہ اور اقوام کے مابین بھی قائم کیا جاتا ہے۔

افراد اور معاشرے سے آگے اسی طرح کے معاہدات بین الاقوامی طور پر اقوام عالم کے مابین باہمی مفادات کی بنیاد پر وقوع پزیر ہوتے ہیں۔ آج دنیا ایک گلوب کی مانند ہوگئی ہے۔ فاصلے سمٹ گئے ہیں۔ ایک دوسرے پر انحصار کے بغیر جینا اور زندہ رہنا تقریباً ناممکن ہو گیا ہے یہی وجہ ہے کہ دوست ممالک تو کیا، دشمن ممالک بھی اپنے اپنے مفادات کی بنیاد پر سیاسی معاہدات کے علاوہ اقتصادی اور تجارتی معاہدات کی کڑیوں میں خود کو پروتے ہیں۔ معاہدہ سی پیک انہی معاہدات کی ایک کڑی ہے۔ جو ہر لحاظ سے مختلف دو پڑوسی مملکتوں (چین اور پاکستان) کے مابین وقوع پزیر ہوا ہے۔

معاہدہ سی پیک کے بارے میں ابھی تک قومی اور بین الاقوامی طور پر بہت سا ادب زیب قرطاس ہوا ہے اور ہنوز مختلف پہلوؤں سے اس معاہدے کی غیر معمولی اہمیت کو مبرہن کیا جارہا ہے۔ بطور مذہبی طالبعلم مجھے اس پر چند مختلف وجوہ کی بناء پر خامہ فرسائی کی ضرورت پڑی۔

1. پاکستان ایک نظریاتی اور اسلامی مملکت ہے۔ اس کا کوئی بھی اقدام، قانون یا اندرون وبیرون مملکتوں کے

2. ساتھ معاہدات شریعت اسلامی کی روشنی میں وقوع پزیر ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ دیکھنا کہ معاہدہ سی پیک کن بنیادوں پر استوار کیا گیا ہے؟ معاہدہ سی پیک خالص معاشی معاہدہ ہے کیا ہمارے دینی ادب میں اس کے قرائن موجود ہیں یا نہیں؟ یا قبل از اسلام عربوں کے جاہلی ادب میں اس کا تفحّص کیا جائے کہ اس کے شواہد موجود ہیں یا نہیں؟

3. ہمارے ہاں مذہبی لوگوں میں سی پیک کے حوالے سے یہ نکتہ نظر پروان چڑھ رہا ہے کہ معاہدہ سی پیک سے چین کے سامنے وہی اہداف تو نہیں جو 1600ء کے لگ بھگ برصغیر پاک و ہند پر نووارد ایسٹ انڈیا کمپنی کے تجارتی اغراض کے تحت تھے؟ کیونکہ ایسٹ انڈیا کمپنی اور سی پیک دونوں کے اغراض و مقاصد بہت مماثل ہیں۔ اس وقت ایسٹ انڈیا کمپنی سے مسلمانوں کو جو تحدیات درپیش تھے جس کی وجہ سے مسیحی الٰہیات کے الزامی ادب کے مقابلے میں بہت سا دفاعی اور اسلامی ادب منصہ شہود پر آیا۔ کیا سی پیک کی وجہ سے پاکستان کے مسلمانوں کو اسی طرح تحدیات کا سامنا دوبارہ کرنا پڑے گا؟ جس کی وجہ سے مستقبل قریب یا بعید میں کنفیوشس مذہب اسلام کے مدمقابل کے طور پر سامنے نہ آئے۔ یہ ممکنہ مذہبی، سیاسی، معاشرتی اور معاشی تحدیات بالکل اسی طرح ہیں جس طرح سیدنا یوسفؑ کے دور میں ملک کے بادشاہ نے خواب دیکھا تھا۔ بنیادی طور پر اس خواب کی تاویل مستقبل کے ممکنہ خطرات پر مبنی تھا۔ جس کیلئے سیدنا یوسفؑ نے اپنی پیغمبرانہ فراست کے ساتھ لائحہ عمل تیار کیا تھا جس کی وجہ سے پورا ملک مصر قحط جیسی مہلک وبا سے محفوظ رہی۔

4. معاہدہ ایلاف کے کردار اور افادیت کو اجاگر کرکے معاہدہ سی پیک پر منطبق کرنے کی کوشش کرنا

پہلے دو وجوہات کے ذکر سے منشاء یہ ہے کہ

- معاہدہ سی پیک کیلئے مذہبی بنیادیں کیا ہو سکتی ہے؟ کیا مملکت پاکستان اس طرح معاہدے کا متحمل ہو سکتا ہے کہ پاکستان ایک معاشی راہداری قرار دے کر چینیوں کو محفوظ راستہ فراہم کرے؟ کیا یہ غیر ملکی پاکستان کے اندر آئے روز بم دھماکوں سے محفوظ رہ پائے گے؟ اس معاہدے کی وجہ سے پاکستان پر کتنی بھاری ذمہ داریاں عائد ہو سکتی ہے؟
- پاکستان کے لئے معاہدہ سی پیک سے ممکنہ تحدیات کیا ہو سکتے ہیں؟

مؤخر الذکر فرضیہ ایم فل سطح پر بڑے تحقیق کا متقاضی ہے جس پر عنقریب تحقیق سامنے آجائے گا ان شاء اللہ جبکہ مقدم الذکر فرضیہ کے لئے سورۂ قریش کی رو سے "معاہدہ ایلاف" کو بنیاد بنایا جائے گا۔

معاہدہ ایلاف:

[لِإِيلَٰفِ قُرَيۡشٍ إِۦلَٰفِهِمۡ رِحۡلَةَ ٱلشِّتَآءِ وَٱلصَّيۡفِ فَلۡيَعۡبُدُواْ رَبَّ هَٰذَا ٱلۡبَيۡتِ ٱلَّذِيٓ أَطۡعَمَهُم مِّن جُوعٖ وَءَامَنَهُم مِّنۡ خَوۡفِۭ]3 ترجمہ: "قریش کو رغبت دلانے کے لیے۔ انہیں سردی اور گرمی کے (تجارتی) سفر سے مانوس کیا۔ پس انہیں

چاہیے کہ وہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں۔ جس نے انہیں بھوک میں کھانا کھلایا اور ان کو خوف سے امن میں رکھا"

اس سورت میں مذکور لفظ "ایلاف" تین زاویوں سے زیر بحث لایا جائے گا۔

- ایلاف کی لغوی تحقیق اور مفسرین و مؤرخین کا نقطہ نظر جاننا
- ایلاف کے اسباب
- ایلاف کی تاریخی حیثیت اور افادیت

ایلاف کی لغوی تحقیق:

ایلاف "الف" سے ماخوذ ہے جس کے معنی "ہم آہنگی کے ساتھ جمع ہونا" کے ہے۔ اسی سے "الفت" یعنی وہ محبت جس میں ہم آہنگی (Understanding) پایا جاتا ہو [إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا][4] ترجمہ: "جب تم (آپس میں) دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی"

"مؤلف" اس مجموعے کو کہتے ہیں جس میں بکھرے ہوئے اجزاء کو اکٹھا کیا جائے اور پھر ان میں تقدیم و تاخیر کے اعتبار مناسب جگہ پر رکھا جائے۔

"الف" ہزار کو بھی کہتے ہیں کیونکہ اس میں عدد کے جملہ اقسام اکٹھا ہو جاتے ہیں اور اعداد کی قسمیں چار ہیں۔ اکائی، دہائی، سینکڑہ اور ہزار۔ تو الف میں یہ سب جمع ہو جاتے ہیں۔[5]

سورۃ النور میں نظام بادل کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ

[أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُزْجِي سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ][6]

ترجمہ: "کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ بادلوں کو چلاتا ہے، پھر ان کو (باہم) جوڑ دیتا ہے، پھر ان کو تہ بہ تہ کر دیتا ہے، پھر آپ دیکھتے ہیں کہ ان کے درمیان سے بارش ہوتی ہے"

مختلف قسم اور رنگوں کے حامل بادلوں کو مشرق و مغرب اور شمال و جنوب کے جوانب سے اٹھانا اور پھر بارش برسنے کیلئے ان کو اوپر نیچے کے اعتبار سے مناسب جگہ پر رکھنا تاکہ خوب بارش برسے۔ [ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ] میں اس منظر کی ترجمانی کیلئے اور نظام بارش کے بارے میں اشارہ کیا گیا ہے۔

اسی سے قریش کا "نظام ایلاف" (باہمی الفت و محبت پر مبنی نظام) بھی ہے کہ پانچویں صدی کے نصف میں پورا جزیرہ عرب ہر اعتبار سے منقسم تھا۔ جنوب میں وہ بازنطینی (رومی) سلطنت کے زیر نگین تھے[7] جبکہ شمال میں وہ ساسانی (فارسی) سلطنت کے رحم و کرم پر تھے[8] اور ان دونوں کے بیچ میں جو خطہ آتا تھا یعنی وادی بکۃ، ان کے ساکنین کی زندگیاں انتہائی اجیرن تھیں۔ ان کی حیات کا گزر بسر اکثر چوریاں، راہزنیاں اور قافلوں کے لوٹ کھسوٹ پر ہوتا تھا۔

دوسری طرف وادی بکۃ جس کی بین الاقوامی تجارتی گزرگاہ کی حیثیت بھی مسلمہ تھی۔ وادی بکۃ کی مذکورہ بکھری ہوئی حیثیت کا عالمی تجارتی قافلوں پر بہت منفی اثر پڑتا تھا۔ ان دونوں انتہاؤں کے تلے پانچویں صدی کے نصف میں "نظام ایلاف" وجود میں آیا۔[9]

اس سلسلے میں اسم علم کے طور پر "ایلاف" کا اطلاق ان معاہدات پر ہوتا ہے جو وادی بکۃ کے سرکردہ رؤساء نے بیرون مکہ مختلف قبائل اور مملکتوں سے کئے تھے۔ مشہور مؤرخ ابن حبیب (245ھ)[10] نے "اصحاب الایلاف" عنوان کے تحت لکھا ہے کہ "ایلاف" معاہدوں کو کہتے ہیں۔[11] اور اپنی دوسری کتاب "المنمق" میں "حدیث الایلاف" کے تحت ان معاہدوں کے جملہ کرداروں اور ان کے اغراض و مقاصد پر تفصیلی بحث کیا ہے۔[12]

مشہور لغت نویس ازہری (370ھ) [13] نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب "تهذيب اللغة" میں لکھا ہے کہ

[---فَكَانَ تجّار قُرَيش يَختلفون إِلَى هَذِه الأَمْصار بحبال هَؤُلَاءِ الْإِخْوَة، فَلَا يُتَعَرَّض لَهُم][14]

ترجمہ: "یؤلف کا معنیٰ 'پناہ دینا' بھی ہے۔ قریش کے تاجر اپنے بھائیوں اور سرداروں کے معاہدوں کی وجہ مختلف شہروں اور ممالک میں آیا جایا کرتے تھے اور کوئی ان سے کسی قسم کا تعرض نہ رکھتا"

یعنی یہ معاہدات ایک قسم کی اطمینان دہانیاں، حمایت دلانا اور امان دینے کے مترادف ہوتی تھیں کہ علاقائی، ملکی اور بین الاقوامی تجارتی کاروانوں سے کسی قسم کا تعرض نہیں کیا جائے گا۔

ابو عبید الہروی (401ھ)[15] نے "ایلاف" سے مراد 'معاہدات' لئے ہیں جو انہوں نے بیرونی ممالک سے حاصل کئے تھے اور جس کی بنیاد پر وہ محفوظ و مامون ہوتے تھے۔ [أن الإيلاف إنما هي العهود التي كانوا يأخذونها إذا خرجوا في التجارات فيأمنون بها]16

معاہدہ ایلاف کے اسباب

مشہور مؤرخ ابن حبیب اور یعقوبی (293ھ)[17] اس واقعہ کے اسباب یوں بیان کرتے ہیں۔

" ایک دفعہ وادی بکۃ میں قحط پڑ گیا، حالات ناگفتہ بن گئے ایسے میں ہاشم بن عبد مناف سامان تجارت باندھ کر عازم شام ہوئے، اپنی حسن ظاہری کے ساتھ چونکہ ہاشم نرم گفتاری اور شیریں کلامی جیسی صفات سے متصف تھے۔ ان کے اوصاف حمیدہ کے چرچے قصر قیصر بھی پہنچے۔ اپنے استعجاب کی تشفّی کیلئے قیصر نے ہاشم کو قصر حکومت میں مدعو کیا اور پھر اس دوران ہاشم اور قیصر کے درمیان "ایلاف" پر مبنی معاہدہ قرار پایا کہ رومی وہاں آکر سامان تجارت فروخت کر دیں گے اور عرب یہاں آکر اپنے سامان تجارت کی فروخت بازار لگائیں گے "[18]

مؤرخ یعقوبی نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہاشم نے معاہدہ ایلاف سے مماثل معاہدہ شاہ حبشہ کے ساتھ بھی کیا تھا یہاں تک

کہ وہ غزہ (عرب کے انتہائی شمال کا ایک شہر جو بحر متوسط پر واقع ہے۔) تک جا پہنچے اور یہی پر اس کی وفات بھی ہوئی۔ پھر اس کی وفات کے بعد اس کے بھائی عبد شمس نے ذمہ داری سونپ لی اور اس معاہدہ کی تجدید کی۔ اور نوفل نے عراق کیلئے تجارت کی غرض سے رخت سفر باندھ لیا اور وہاں عراقی حکومت کی وساطت سے قصر کسریٰ کے ساتھ "معاہدہ ایلاف" استوار کیا۔ انہی اسفار تجارت میں سمان (عراق) میں اس کی وفات ہوئی۔ اور مطلب نے یمن کے حکمرانوں کے ساتھ اس سے مماثل معاہدات تجارت قائم کئے اور آخر کار رَدمان (یمن یا ایران کا ایک علاقہ، بحیرہ ردمان بھی مشہور ہے) میں وفات پائی۔[19]

ابن سعد (230ھ)[20] نے یہ تفصیلات بھی دی گئی ہے کہ

"ہاشم نے معاہدہ ایلاف اور تجارت کا دائرہ شام سے آگے غزہ اور پھر آگے انقرہ (ترکی) تک لے گئے تھے"[21]

آگے چل کر ابن سعد نے کلبی کی روایت سے یہ بھی لکھا ہے کہ

"ہاشم نے ہرقل کی حکومت سے ایک خاص قسم کا امان بھی حاصل کیا تھا جس کی بنیاد پر وہ (ہاشم) اس کے راستے میں آنے والے دیگر امصار و مواطن کے علاوہ قبائل سے بھی معاہدہ ایلاف استوار کر سکتے تھے (ہرقل روم کی طرف سے یہ ایک قسم کی سفارشی ضمانت تھی) جس میں یہ نکتہ اہم تھا۔[واما من علی الطریق فالفهم علیٰ ان تحمل قریش بضائعهم ولاکراء علیٰ اہل الطریق]یعنی راستے میں پڑنے والے قبائل سے قافلہ تجارت کی حفاظت کی ضمانت اور راستے کی چونگی نہ لینے کی شرط پر یہ معاہدہ ہوگا کہ قریش ان قبائل کے سامان کا شام اور اکناف عالم میں لے جائیں گے اور حاصل شدہ رقم کو بغیر کمیشن کے قبائل کو حوالہ کر دینگے"[22]

یہی وجہ ہے کہ بلاذری (279ھ)[23] نے "ایلاف قریش" عنوان کے تحت ان معاہدات کیلئے "عصم" کا لفظ استعمال کیا ہے جس کا مطلب ہے "حفاظت کی اطمینان دہانیاں حاصل کرنا" ایک اور مشہور مؤرخ مسعودی (346ھ)[24] نے "ایلاف" کو معاہدہ قرار دیا ہے۔[واخذت قریش الایلاف من الملوک و تفسیر ذلک "الامن"][25] یعنی قریش نے بادشاہوں سے ایلاف حاصل کیا جس کی تفسیر "امن / ضمانت" سے کی جاتی ہے۔ اپنی اسی معنی کی تائید کیلئے مسعودی نے چند ابیات بھی پیش کئے ہیں۔

یا ایھا الرجل المحول رحلہ ھلا نزلتَ بآل عبد مناف

الأخذین العھد من اناقنا والراحلین برحلۃ الایلاف

خلاصہ کلام یہ کہ قریش نے روم، فارس، یمن اور حبشہ (ایتھوپیا) کے بادشاہوں کے ساتھ اپنی معیشت کی ترقی اور تجارتی اغراض کیلئے ایلاف (معاہدہ، اطمینان دہانیاں اور حفاظت کی ضمانت حاصل کی جس کے نتیجے میں وادی مکہ کی

تجارت اور معیشت پروان چڑھی۔ اس وقت وادی مکہ کوئی صنعتی زون کی حیثیت نہیں رکھتا تھا البتہ چونکہ وہ دو عالمی طاقتوں (روم (شمال) اور فارس (جنوب)) کے درمیان واقع آتی تھی اسلئے معاشی اور تجارتی کاروانوں کی گزرگاہی کیلئے اس کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں اسلئے ہاشم اور اس کی خاندان نے دونوں عالمی طاقتوں اور ان کے ہمنواؤں سے ایلاف اور عصم حاصل کر کے معاشی اور ثقافتی فوائد سمیٹے۔ ان معاہدات کی تاریخ پڑھنے سے ان کا ایک اور پہلو بھی واضح ہوتا چلا جاتا ہے کہ چونکہ وادی مکہ کے اطراف میں ان دونوں عالمی طاقتوں کی اپنی اپنی کالونیاں بھی تھیں اسلئے انہی ایلاف اور معاہدات کے ذریعے اپنے اپنے جاسوسوں اور مخبروں کی وساطت سے ایک دوسرے کے خلاف معلومات بھی اکٹھا کرتے تھے یہ ان معاہدات کا ایک سٹریٹیجک پہلو تھا۔

معاہدہ ایلاف کے کردار

ابن حبیب نے "المحبّر" ص 163 اور "المنمق فی اخبار قریش" ص 43، ازہری نے "تہذیب اللغۃ" 15: 272، امام ہروی نے "الغریبین" ص 1: 92 اور ابن منظور نے "لسان العرب" 9: 10 میں ابن الاعرابی (231ھ)[26] کے حوالے سے نہ صرف اصحاب الایلاف کے کرداروں کی تصریح کی ہے بلکہ ان جملہ کرداروں کے اپنے اپنے اوقات میں ان کے تجدید کارناموں اور کامیابیوں کے تذکرے بھی کئے ہیں۔ "اصحاب الایلاف" چار افراد تھے۔

۱: ہاشم ۲: عبد شمس ۳: مطّلب ۴: نوفل بن عبد مناف

سب سے پہلے ہاشم نے شام کے ساتھ معاہدہ کیا تھا۔ (اور شام وادی بکۃ کے شمال میں واقع ہے اور تقریباً 2311 کلومیٹر وہاں سے فاصلے پر ہے۔ یہ کبھی فارس اور کبھی روم کے قبضہ میں ہوتا تھا۔)، عبد شمس نے حبشہ کے ساتھ معاہدہ کیا تھا (جو رومی مسیحیوں کی کالونی اور گڑھ سمجھا جاتا تھا)، مطّلب نے یمن کے ساتھ معاہدہ کیا تھا (جو وادی بکۃ کے جنوب سمت میں واقع ہے اور وہاں سے تقریباً 1044 کلومیٹر فاصلے پر ہے) اور نوفل نے فارس کے ساتھ معاہدہ کیا ہوا تھا۔ (جو اس وقت خود کو عالمی طاقت کا حامل سمجھتا تھا)

معاہدہ ایلاف کا ایجابی پہلو

اس معاہدے کا ایجابی پہلو اہم نکات کی صورت میں بیان کیا جائے گا۔

1. یہ معاہدہ ملکی قبائل اور بین الاقوامی اقوام کے درمیان طے پا کر یہ ممالک "حبال" اور زنجیر کی کڑیوں کی ایک دوسرے سے پیوست ہو گئے [جیسا کہ سی پیک بری اور بحری گزرگاہوں اور سڑکوں کے ذریعے زنجیر کڑیوں کی مانند اقوام اور ملکوں کے درمیان پھیل جائے گا یہاں تک کہ اپنی تکمیل تک چائنہ انہی گزرگاہوں کی وساطت سے مغرب اور یورپ کی منڈیوں تک رسائی حاصل کر پائے گا]

2. ان معاہدات کے نتیجے میں معاشی راہداری کیلئے وادی بکۃ کو ایک "مرکز/mediator" کی سی حیثیت حاصل ہوگئی تھی۔[جیسے ابھی پاکستان کو حاصل ہے]

3. وادی بکۃ کی اسی اہمیت کے پیش نظر مختلف ممالک کی سامان تجارت مکہ کی بندرگاہوں اور گوداموں میں ذخیرہ کیا جاتا اور وہاں سے موسم کی مناسبت سے اکناف عالم میں لے جایا جاتا تھا۔ عکاظ جیسے بازاروں کی وجہ شہرت بھی یہی بین الاقوامی تجارتی کاروانوں کی گزرگاہیں اور ان سرایوں میں ڈھیرے ڈالنے کی وجہ سے ہے۔[اس حوالے سے پاکستان میں گوادر بندرگاہ کی اہمیت مسلمہ ہے]

4. ان معاہدات کی وجہ سے جزیرہ نماعرب میں رومی، فارسی اور یمنی وغیرہ کرنسیاں بھی رائج ہوگئی جس سے زرمبادلہ[27] بھی پروان چڑھی اس طرح اہل مکہ زرمبادلہ کے کاموں سے واقف ہوئے۔ اس چیز نے اقوام عالم سے آنے والے اموال تجارت کی خرید و فروخت کو وہاں نہایت آسان بنا دیا۔ اسی سٹریٹیجک اہمیت اور بری و بحری بندرگاہوں کی وجہ سے اس خطے میں تجارتی سرگرمیاں بام عروج کو پہنچ گئی۔[28]

5. نظام ایلاف کا ایک بہت بڑا ایجابی پہلو یہ ہے کہ ہاشم اور ان کے بھائیوں کی فراست اور اثر و رسوخ نے جزیرہ نماعرب کو "معاشی اکائی" میں پرو دیا اس وجہ سے سورۂ قریش میں سب سے بڑی نعمت کے ذکر کے بعد یہ مطالبہ کیا گیا کہ[فليعبدوا رب هذا البيت، الذى اطعمهم من جوع و أمنهم من خوف] کہ کیسے معاشی اور سیاسی طور پر بکھری ہوئی جماعت کے آگے دنیا کے بڑے بڑے سلاطین تسلیم ہوگئے سو وہی اللہ عبادت کے لائق ہے جو یکتا اور اَحد ہے۔ معاشی طور پر تو ہاشم اور ان کے بھائیوں نے ایک وحدت میں پرو دیا اور رسول اکرم ﷺ نے جزیرہ نماعرب کو سیاسی وحدت اور اکائی میں پرو دیا۔ اسی طرح پورا عرب یعنی بنی اسمٰعیل معاشی اور سیاسی صورت میں پوری دنیا کے لئے رول ماڈل یعنی نمونہ تسلیم کئے گئے۔ اس سے ہم یہی نتیجہ اخذ کرسکتے ہیں کہ سیاسی استحکام کیلئے معاشی ناہمواری کو ختم کرنا نہ صرف ضروری بلکہ خشت اول کی مانند ہے جب تک کوئی قوم معاشی طور پر عدم استحکام کا شکار ہوگا تب تک اس قوم کا سیاسی وحدت میں پروئے جانا ایک پراگندہ خواب اور ہوائی قلعے تعمیر کرنے کے مترادف ہوگا۔

6. مملکت خداداد پاکستان جو اس وقت معاشی اور سیاسی دونوں اعتبار سے ناہمواری اور عدم استحکام کا شکار ہے اور آئے روز کسی نہ کسی صورت میں اس ریاست ناتواں کے قدم ڈگمگائے اور متزلزل کئے جاتے ہیں اور یہ بالکل ایک ایسی حالت ہے جو معاہدہ ایلاف سے قبل وادی مکہ کا تھا البتہ معدودے چند افراد کی امانت، صداقت اور عدالت کی بدولت جزیرہ نماعرب کی تقدیر ہی بدل گئی۔ رہنمائے اقوام اگر مذکورہ عناصر ثلاثہ جیسے اوصاف حمیدہ سے متصف ہوں تو وہ دن دور نہیں کہ یہ قوم اقوام عالم کی بیساکھیوں کی بجائے اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے ۔مملکت خداداد پاکستان میں ایک

7. عشرے سے جاری وساری سی پیک /SPEC [China Pakistan Economic Corridor] اسی پس منظر کی ایک کڑی ہے۔

سی پیک کا تعارف

ہر قوم کی زندگی میں تین بنیادی جہات ہوتی ہیں۔ معاشرت، سیاست اور معیشت۔ ان میں معیشت مرکزی اور محوری اہمیت کی حامل جہت ہے۔ اس سلسلے میں سیدنا ابراہیمؑ کی دعا سب سے بری دلیل راہ ہے۔

''رَّبَّنَآ إِنِّيٓ أَسۡكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيۡرِ ذِي زَرۡعٍ عِندَ بَيۡتِكَ ٱلۡمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ فَٱجۡعَلۡ أَفۡـِٔدَةٗ مِّنَ ٱلنَّاسِ تَهۡوِيٓ إِلَيۡهِمۡ وَٱرۡزُقۡهُم مِّنَ ٱلثَّمَرَٰتِ لَعَلَّهُمۡ يَشۡكُرُونَ''[29]

ترجمہ: ''اے ہمارے رب! میں اپنی بعض اولاد کو بے آپ و گیا، وادی میں ٹھہرا دیا ہے تیرے حرمت والے گھر کے نزدیک، اے ہمارے رب! تاکہ وہ نماز کو قائم رکھیں تو کچھ لوگوں کے دلوں کو ایسا کر دے کہ وہ ان کی طرف مائل رہیں اور ان کو پھلوں سے روزی دے تاکہ وہ شکر ادا کریں''

اس دعا میں چند اہم نکات قابل غور ہے۔

- وادی بکۃ کا غیر ذرع ہونا
- سرزمین عرب پر اولاد کی آبادکاری کا مقصد
- دنیا والوں کی نگاہوں میں ان کی اہمیت بڑھانا یا اہل دنیا کی ضرورت قرار دینا
- انہیں پھل اور میووں سے مالامال کرنا[یعنی ان کو مستحکم معیشت فراہم کرنا]
- ان میں قدردان بننے کی صلاحیت پیدا کرنا

مملکت خداداد پاکستان اگرچہ متنوع مسائل کے گرداب میں پھنسا ہوا ہے لیکن دو بنیادی اہم مسائل ایسے ہیں جنہیں معاندین نے ایک مربوط منصوبہ بندی سے تخلیق کئے ہوئے ہیں۔

1. سیاسی مسئلہ (پاکستانی قوم سیاسی اعتبار سے آج ''وحدت / اکائی'' محروم ہے)
2. معاشی مسئلہ (پاکستان من حیث القوم آئی ایم ایف کے ساتھ سود در سود لین دین میں ایسا پھنسا ہوا ہے کہ ہم سے ہماری رائے اور خواہش تک چھین لی گئی ہے)

پاکستانی معیشت اس گرداب سے نکالنے کیلئے ہمیں ''سی پیک'' معاہدے کو مبالات کی انتہائی ضرورت ہے۔ انہیں کل کے بہترین مستقبل کیلئے آج مستحکم بنیادوں پر استوار کرنا چاہیئے۔

سی پیک کا پس منظری و پیش منظری مطالعہ

سی پیک / CPEC (چین پاکستان اقتصادی راہداری) بنیادی طور پر بی آر آئی / BRI (بیلٹ اینڈ روڈ اینشی

انیشیٹو)[Belt سڑکوں کے نیٹ ورک کی تعبیر کیلئے اور Road شپنگ لائنز اور بندر گاہوں کی تعبیر کیلئے]کا ایک اہم اور بنیادی منصوبہ ہے۔بی آر آئی عوامی جمہوریہ چین کی حکومت کا استقبالی دور کا طویل المدتی ایک ایسا منصوبہ ہے جس کے سہارے وہ عرب دنیا، افریقہ اور یورپ حتی کہ مغرب سے منسلک ہونے کی کوشش کر رہا ہے۔پہلے اس منصوبے کا نام ”ون بیلٹ ون روڈ“ تھا لیکن بعد ازاں اس کو تبدیل کر کے ”بیلٹ اینڈ روڈ اینیشی ایٹیو“ نام دیا گیا۔بنیادی طور پر یہ منصوبہ سات بنیادی کوریڈورز پر مشتمل ہے۔

1. نیو ایرو ایشین لینڈ برج کوریڈور
2. چائنہ منگولیا رشیا کوریڈور
3. چائنہ سنٹرل ایشیا کوریڈور
4. انڈو چائنہ پننسلو یلا کوریڈور
5. چائنہ پاکستان اکنامک کوریڈور
6. بنگلا دیش چائنہ انڈیا میانمار کوریڈور
7. میری ٹائم سلک روٹ کوریڈور

اب تک اس منصوبے کے تحت 149 ممالک نے MOUs پر دستخط کئے ہیں۔بی آر آئی کے ان سات اکنامک کوریڈورز میں سے ایک ”سی پیک“ بھی ہے جو اکنامک کے ساتھ ساتھ اب سٹریٹیجک بھی ہو گیا ہے اس لئے اس کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔یہی وہ منصوبہ ہے جس کی بنیاد پر چین اپنے جملہ منصوبوں کو عملی جامہ پہنا سکتا ہے گویا کہ یہ ایک بریجنگ منصوبہ ہے۔چین اس منصوبے کی وساطت سے پاکستان کے ساتھ معاشیات کے علاوہ ثقافتی، تجارتی اور تعلیمی روابط کو فروغ دینا چاہتا ہے۔سی پیک محض ایک بڑا پراجیکٹ نہیں بلکہ اس خطے کیلئے گیم چینجر کی حیثیت رکھتا ہے یہ پاکستانی سماج، سیاست اور اقتصادیات کیلئے مثبت کی کنجی ہے۔ اس منصوبے کو بقاعدہ طور پر 2015ء میں پاکستان کے دورے پر آئے ہوئے چین کے صدر شی جن پنگ نے عملی شکل دی تھی۔اس وقت پاکستان میں مسلم لیگ ن کی حکومت تشکیل ہی ہوئی تھی۔اس منصوبے کی اہمیت کے پیش نظر میاں نواز شریف نے اپنے پہلے سرکاری دورے کیلئے چین کے دورے کا تعین کیا اگرچہ ما قبل و مابعد میں پاکستانی حکمران اپنی حکومت کے پہلے سرکاری دورے کیلئے سعودی عرب کا تعین کرتے ہیں۔

سی پیک کا منصوبہ 2015ء سے 2030ء تک کی مدت کیلئے ہے جو مختصر المدت، وسطی مدت اور طویل المدت منصوبوں کو حامل ہے۔مختصر المدت کے حامل منصوبوں کا پہلا مرحلہ 2015 تا 2018 ہے جس میں دیگر مرحلوں کے مقابلے

میں کافی کام تکمیل تک یا تکمیل کے قریب کر دیا گیا ہے۔ اس مدت کا مرحلہ ثانیہ 2018 تا 2020 ہے۔ وسطی مدت کے حامل منصوبے کا دورانیہ 2021 تا 2025 ہے۔ جبکہ طویل المدت کے حامل منصوبوں کا دورانیہ 2025 تا 2030 ہے۔

سی پیک کی رو سے تین اہم بنیادی شعبوں نقل و حمل کے بنیادی ڈھانچے، توانائی اور گوادر بندرگاہ پر کام جاری ہے جس کا بنیادی مطمح نظر یہ ہے کہ دونوں ممالک معاشیات، سائنس و ٹیکنالوجی، تعلیم اور غربت کے خاتمے کیلئے باہمی تعاون کو فروغ دینگے۔ اس تعاون کو فروغ دینے کیلئے جے سی سی (JCC) مشترکہ تعاون کمیٹی تشکیل دے دی گئی ہے۔ اب تک اس کے 12 میٹنگز ہو چکے ہیں۔ آخری میٹنگ 11 جولائی 2023ء کو احسن اقبال کی زیر نگرانی ہوئی ہے۔ جے سی سی کے سیکرٹریٹ چین میں نیشنل ڈویلپمنٹ اینڈ ریفارم کمیشن اور پاکستان میں وزارت منصوبہ بندی ترقی واصلاحات میں موجود ہیں۔

نقل و حمل منصوبوں میں اب 94 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور تقریباً 1000 کلومیٹر سی پیک سڑکیں تعمیر ہوئی ہے، توانائی کے شعبے مین اب تک 80 فیصد کام ہو چکا ہے اور تقریباً 650 میگاواٹ پر کام مکمل ہو چکا ہے۔ سی پیک کا سب سے اہم پراجیکٹ گوادر ہے جہاں مختلف قسم کے منصوبے روبہ عمل ہے اور اب تک تقریباً 35 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ سندھ کے علاقے "تھر" میں بھی کئی اہم منصوبے زیر عمل ہے جس میں نقل و حمل، توانائی اور صنعتی منسوبے شامل ہیں۔ سی پیک کے مغربی روٹ کے منصوبوں میں اب تک تقریباً 700 کلو میٹر پر کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ کئی اہم منصوبے زیر عمل ہیں اس میں 260 کلو میٹر پر مشتمل پشاور تا ڈی آئی خان موٹروے بھی شامل ہے اس منصوبے کو جے سی سی کے دسویں میٹنگ میں پراجیکٹ کا حصہ بنادیا گیا۔[30]

سی پیک کے اثرات

سی پیک پاکستان کیلئے "گیم چینجر" کی حیثیت کا حامل منصوبہ ہے اگر ارباب اختیار اس کو خالص نیت کی آمیزش سے بروقت مکمل کرے گا تو اس سے مملکت خداداد پاکستان کا معاشی جغرافیہ یکسر تبدیل ہو سکتا ہے۔ چین نے اس منصوبے کے سیاق وسباق میں اپنے ملک کے مغربی حصے (سنکیانگ اور تبت) کی تقدیر ہی بدل دی کیونکہ وہ اب "وحدت" میں پروئے ہوئے ہیں۔ پاکستان کیلئے یہ ایک قابل غور اور قابل تقلید امر ہے۔

اس منصوبے کے ذریعے سے چین نے پاکستان کی سیاسی اشرافیہ کے علاوہ ملک کی تعلیم، ذرائع ابلاغ اور توانائی کے شعبوں میں مقامی متعلقین سے تعلق استوار کر لئے ہیں۔ ملک کی مختلف جامعات میں "کنفیوشس انسٹی ٹیوٹ" اور "چائنہ سٹڈی سنٹر" کا اجراء بھی ہوا ہے [جامعہ پشاور میں بھی ایک چائنہ سٹڈی سنٹر قائم ہے اس کے موجودہ ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر کوثر تکریم ہے]۔ چین انہی مقامی جامعات کے ساتھ مل کر رسوم و رواجات اور مذہبی اقدار کے ساتھ

مطابقت اختیار کرنے پر بھی کام کیا گیا ہے۔[پشاور میں شامی روڈ پر "چائنہ ونڈو" اس کی زندہ مثال ہے جنہیں خصوصی طور پر چین کی تہذیب و ثقافت کو اس خطے میں پروان چڑھانے کیلئے باقاعدہ فنڈنگ ہوتی ہے] پاکستان میں مینڈارن[Mandarin]یعنی چائنہ زبان سیکھنے اور کنفیوشس مذہب سیکھنے کی طرف رجحان بڑھنے کو مل رہا ہے۔ 2019 کے ایک رپورٹ کے مطابق سیکھنے والوں کی تعداد 2000 سے بڑھ کر 25000 سے تجاوز کر گئی ہے۔

پاکستان کے ارباب اختیار پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ سی پیک جیسی غیر معمولی اہمیت کی حامل منصوبے کو مملکت خداداد پاکستان کی معاشی، سیاسی اور جغرافیائی تبدیلی کیلئے استعمال کرے اور رمق برابر یہ منصوبہ سیاسی اختلافات، نسلی تعصب اور قومی مفاخر کے بھینٹ چڑھنے نہ پائے۔ یہ ایک انتہائی اہم موقع ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس دی ہوئی نعمت کا موقع محل کے مطابق صحیح استعمال کرے ورنہ اس نعمت کے ضائع ہونے کا اندیشہ بہر حال موجود ہو گا۔ مستقبل کے پیش نظری میں اس منصوبے سے چین کے جو بھی عزائم ہوں گے ان کا ادراک بھی کرنا چاہیئے بلکہ پیش بینی میں انہیں اپنے حق میں تبدیل کرنے کی سعی درکار ہو گی۔

معاہدہ ایلاف اور سی پیک کا تقابل وسفارشات

ذیل میں معاہدہ ایلاف اور معاہدہ سی پیک کا تقابل پیش کیا جاتا ہے۔

1. معاہدہ ایلاف اس وقت کی عالمی طاقت روم (اٹلی) اور اس کے اتحادیوں کے ساتھ پیش ہوا تھا اور خالص اقتصادی اور معاشی راہداری کا منصوبہ تھا۔ سی پیک بھی عصر حاضر کی ابھرتی ہوئی عالمی طاقت چین کے ساتھ سے کیا ہوا معاہدہ ہے اور یہ بھی معاشی راہداری کا منصوبہ ہے البتہ معاہدہ ایلاف کا منصوبہ مکہ کی طرف سے پیش کیا گیا تھا جبکہ معاہدہ سی پیک چین کی طرف سے پیش کردہ منصوبہ ہے یعنی کمزور(مکہ اور اس کی معاشی حالت کی کمزوری) کا طاقتور(روم اور اس کی معاشی طاقت) کے ساتھ جبکہ سی پیک طاقتور کا(چین اور اس کی معاشی طاقت) کمزور(پاکستان اور اس کی متزلزل معاشی ابتری) کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔
2. معاہدہ ایلاف میں وقت کے ساتھ ساتھ توسیع ہوتی گئی اور وہ معاہدہ اس وقت کی دوسری عالمی طاقت کا دعویدار فارس(ایران) تک اس کے اثرات پہنچ گئے اور وہ بھی اس معاہدے کے ساتھ باندھ دیئے گئے۔ یہاں تک کہ ترکی سے غزہ(فلسطین) تک سب نے اس زنجیر کے ساتھ کڑیوں کی طرح خود کو باندھ دیا۔ معاہدہ سی پیک چونکہ بی آر آئی کا ایک کوریڈور ہے اور انتہائی اہم اور بنیادی حصہ ہے اس منصوبے کے حدود ایشیاء سے باہر افریقہ اور یورپ کی منڈیوں تک زمینی راہداری حاصل کرنا ہے۔
3. معاہدہ ایلاف میں اس وقت کی دو عالمی طاقتیں روم اور فارس اپنے اپنے مفادات کے ساتھ شامل ہوئے تھے

4. اور دونوں عالمی طاقتیں اپنے معاشی فوائد سمیٹنے کے ساتھ ساتھ اس معاہدے کے سہارے ایک دوسرے کے خلاف سٹریٹیجک معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرتے (پس منظری میں اس کا مذکر موجود ہے)۔ معاہدہ سی پیک بھی معاشی راہداری کے ساتھ ساتھ اب سٹریٹیجک معاہدہ بھی ہے اور چین اس منصوبے کے ذرائع بھارت (جو امریکہ کا اتحادی اور اس کی کالونی ہے) کے خلاف دائرہ تنگ کی کوشش کرے گا اگرچہ بھارت چین کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہے۔ اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ [ابھی حال ہی میں 9 ستمبر کو انڈیا میں جی 20 ممالک کی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں چین کی بی آر آئی اور چین پاکستان اقتصادی راہداری کے مقابلے میں ایک " نیا معاشی معاہدہ" سامنے آیا ہے جس کا بقاعدہ اعلان کیا گیا یعنی **" انڈیا، مشرق وسطیٰ، یورپ معاشی راہداری"**۔ اس منصوبے کے اعلان کیلئے جس ماہ اور تاریخ کا تعین کیا گیا وہ بھی انتہائی قابل غور ہے یعنی 9/11

ایک 9/11 (نائن الیون) ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر حملے کیلئے تھا جس کی وجہ سے دنیا کے سیاسی منظر نامے اور پس منظر تبدیل ہوتے چلے گئے وہ مستقبل میں امریکہ کی طرف سے سیاسی عزائم کا اظہار تھا، دوسرا 9/11 معاشی راہداری سے متعلق ہے جس کی وجہ سے مستقبل میں معاشی منظر نامے اور پس منظر تبدیل ہو جائے گے یہ انڈیا کے کندھے پر مستقبل میں امریکہ کی معاشی عزم کا اظہار ہے۔

5. معاہدہ ایلاف کے کرداروں نے دو عالمی طاقتوں کے بیچ میں اپنی مرکزی اہمیت کا ادراک کر لیا تھا اور بالکل صحیح موقع پر اپنی اس غیر معمولی اہمیت کی تصویر کشی دو عالمی طاقتوں کے سامنے اس طرح سے کر لی تھی کہ وہ دونوں کیا سب راضی ہو گئے کیونکہ کسی بھی ملک کی ترقی میں معاشی حالت کے استحکام کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ پاکستان کے ارباب اختیار بھی اپنی غیر معمولی اہمیت کا احساس کر کے عالمی طاقتوں کے سامنے اپنا مقدمہ یوں پیش کرے کہ وہ رمق برابر پاکستان کی جانب عدم مبالات کا شکار نہ ہو بلکہ مملکت خداداد پاکستان اس کی ضرورت اور مجبوری بن جائے۔

6. معاہدہ ایلاف کو کامیاب بنانے کیلئے ضروری تھا کہ اہل مکہ اکناف عالم سے آتے ہوئے اور گزرنے والے کاروانوں کو سیکورٹی (تحفظ راہ) فراہم کرینگے اس کی بنیاد پر اہل مکہ کے کاروانوں کو عالمی منڈیوں تک رسائی حاصل ہوئی تھی جس کی وجہ سے ان کے لئے برآمدات اور درآمدات کی ترسیل آسان ہوتی۔ ان میں سب سے اہم چیز برآمدات ہیں کہ اپنی مصنوعات بیرون ملک بیچ کر سرمائے کو اپنے ملک لے آنا، اس کی وجہ سے کسی بھی ملک و قوم کو بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں، نہ صرف معاشی بلکہ تہذیبی و ثقافتی بھی۔ یہی وہ چیز ہے جس کی وجہ سے پاکستان کی اہمیت اور صداقت دو چند بھی ہو سکتی ہے اور گر بھی سکتی ہے۔ چین کے کاروانوں اور چینیوں کو تحفظ راہ فراہم کرنا پاکستانی سیکیورٹی ایجنسیوں کیلئے بہت بڑا امتحان ہے۔ اگر آئے روز چینی قافلوں اور ان کے انجینئرز پر حملے ہوتے رہے تو خاکش

7. بدہن چین اپنی بساط لپیٹ نہ لے یا اپناروٹ تبدیل نہ کرے۔

8. معاہدہ ایلاف کا سب سے اہم نکتہ یہ ہے کہ وہ ارباب اختیار ملک و قوم کے صحیح معنوں میں اور عملی طور پر مخلص تھے۔ ان کو اس معاہدے پر جس چیز نے ابھارا تھا وہ قحط ہی تھا۔ قوم کو اس ناگفتہ بہ حالت سے نکالنے کیلئے انہوں نے اس معاہدے کا سوچا۔ معاہدہ سی پیک "چین پاکستان معاشی راہداری" ہے پاکستان کے ارباب اختیار کو ہر گز ہر گز اس معاہدے کو "چین پنجاب معاشی راہداری" میں تبدیل نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر ہماری نیتوں میں فتور آیا اور بند کمروں میں اپنی خواہشات کے مطابق کانا پوسیوں میں فیصلے کئے تو مبادا سب کچھ غارت نہ ہو جائے اور بعد میں کلائیاں ملتے رہ جائے۔ سورۃ القلم میں ایسی ہی طاقتور معاشی حالت میں فتور نیت کے نتائج کا ذکر موجود ہے

"إِنَّا بَلَوْنَٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ أَصْحَٰبَ ٱلْجَنَّةِ إِذْ أَقْسَمُوا۟ لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِينَ وَلَا يَسْتَثْنُونَ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّن رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُونَ فَأَصْبَحَتْ كَٱلصَّرِيمِ فَتَنَادَوْا۟ مُصْبِحِينَ أَنِ ٱغْدُوا۟ عَلَىٰ حَرْثِكُمْ إِن كُنتُمْ صَٰرِمِينَ فَٱنطَلَقُوا۟ وَهُمْ يَتَخَٰفَتُونَ أَن لَّا يَدْخُلَنَّهَا ٱلْيَوْمَ عَلَيْكُم مِّسْكِينٌ وَغَدَوْا۟ عَلَىٰ حَرْدٍ قَٰدِرِينَ فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوٓا۟ إِنَّا لَضَآلُّونَ ---"[31]

ترجمہ: "ہم نے ان (اہل مکہ) کو اسی طرح آزمایا ہے جس طرح ہم نے ان باغ والوں کی آزمائش کی تھی جبکہ ان لوگوں نے اس بات پر قسمیں کھائی تھیں کہ ہم صبح ہوتے ہی ضرور اس باغ کے پھل توڑ لیں گے، اور انہوں نے ان شاء اللہ بھی نہ کہا، پھر وہ پڑے سوتے ہی رہے اور آپ کے رب کی جانب سے ایک چکر لگانے والا اس باغ کا چکر لگا گیا یعنی بلائے ناگہانی، پھر صبح ہوتے ہوتے وہ باغ ایسا ہو گیا جیسے کٹی ہوئی کھیتی، غرض صبح کے وقت یہ باغ والے ایک دوسرے کو پکارنے لگے، کہ اگر تم کو باغ کے پھل توڑنے ہیں تو سویرے سے کھیت پر چلو، پھر وہ آپس میں چپکے چپکے یہ باتیں کرتے ہوئے روانہ ہوئے، کہ بات توجب ہے کہ آج باغ میں تمہارے پاس کوئی مسکین نہ آنے پائے، اور مساکین کے نہ دینے پر اپنے کو قادر سمجھتے ہوئے صبح سویرے پہنچ گئے، پھر جب اس باغ کو دیکھا تو کہنے لگے یقیناً ہم راستہ بھول گئے، نہیں بلکہ ہماری قسمت ہی پھوٹ گئی۔۔۔"

9. اللہ تعالیٰ نے سورۂ قریش میں اس "ایلاف" کو بطور نعمت تذکرہ فرمایا ہے کہ ان دو نعمتوں (معیشت کی ترقی اور دنیائے عالم میں خاطر خواہ بنانا) کے پیش نظر اللہ کی طرف متوجہ ہونا اور ان کے احکامات کے آگے جھکنا اہل عرب کا بنیادی وظیفہ ہونا چاہیئے اور رسول اکرم ﷺ پر ایمان لانا چاہیئے یہی مطالبہ معاہدہ سی پیک کی وجہ سے اہل پاکستان سے ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کے شکرانے میں اہل پاکستان کو اہل چین کیلئے خیر خواہی کے جذبات ہونی چاہیئے اور سب سے بڑی خیر خواہی یہ ہے کہ انہیں اسلام کی دعوت دے کر داخل اسلام کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے کہ اہل چین بھی "یکتائیت" کی جانب مائل ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو تسلیم کرنا چاہیئے۔

10. معاہدہ ایلاف کے کرداروں نے اہل عرب کو معاشی طور پر مستحکم کر کے انہیں معاشی بنیادیں فراہم کی اور دنیا کے ممالک میں ان کی نہ صرف عزت بڑھا دی بلکہ وادی بکہ دنیا والوں کی ضرورت بنا دی، دوسری جانب رسول اکرم ﷺ کی بعثت نے اہل عرب کو سیاسی طور پر نہ صرف مستحکم کیا بلکہ وہی دنیا کو سیاست سیکھانے لگ گئے۔ رسول اکرم ﷺ نے اہل عرب کو "سیاسی وحدت" میں پرو دیا یہاں تک کہ نبی امی ﷺ نے دنیا والوں کو پہلی مرتبہ "تحریری سیاسی دستاویز" بھی دے دیا۔ اس کی تقلید میں مملکت خداداد پاکستان کے ارباب اختیار کو خالص نیت کے ساتھ اہل پاکستان کو ایک طرف "معاشی وحدت" میں پرو کر اپنی معیشت کو استوار کر کے دنیا بیل بنیادوں پر لا کھڑا کر دینا وقت کی آواز بن گئی ہے۔ دوسری طرف ہمیں اپنی "گروہی عصبیت" سے نکل کر "سیاسی وحدت" میں پرونے کی اشد ضرورت ہے ورنہ 1971ء میں ہم اس کا تلخ تجربہ کر چکے ہیں۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ سی پیک میں مغربی حصے کو برابری اور پاکستانی ہونے کی بنیاد پر حصہ داری دینی چاہیئے کیونکہ سی پیک دو جی (Two G) کی مرہون منت ہے ایک اس کیلئے مرکزی دروازہ کی مانند ہے اور دوسرا جی اس کی منزل یا بریجنگ پُل کی مانند ہے۔ پہلا جی 'گلگت بلتستان' ہے جبکہ دوسرا جی ' گوادر ' ہے، ایک خیبر پختونخواہ اور دوسرا بلوچستان میں ہے اور یہی پاکستان کا مغربی حصہ ہے۔ خدانخواستہ ان کے ساتھ عدل اور قِسط سے کام نہ لیا گیا اور اور ہماری نیتوں میں فتور آ گیا تو یہ معاشی راہداری کبھی استوار نہ ہو پائے گی۔ [سی پیک کے اس پہلو کو کماحقہ سمجھنے کیلئے سلیم صافی کی کتاب "سی پیک: ایک نیا سیاسی، معاشی اور تزویراتی کھیل" کا مطالعہ ضروری ہے] ۔

حواشی و حوالہ جات

[1] سورۂ مریم 54:19

Sura e Maryam 19:54

[2] مسند امام احمد بن حنبلؒ، مسند انس بن مالکؓ، 375:19، رقم الحدیث: 12383. مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت 2001ء

Musna e Ahmad bin Hanbal, Musnad Anas bin Malik. 19: 375, raqm ul Hadith:12383, Moassa al risalah, Bairot 2001

[3] سورۂ قریش 106: 1-4

Surah Quraysh 106: 1.4

[4] سورۂ آل عمران۔ 3: 103

Surah Al-Imran 3:103

[5] المفردات فی غریب القرآن، امام راغب اصفہانی (502ھ) ص: 81-82، لسان العرب، ابن منظور افریقی (711ھ)، 9: 9-10

Al-Mufardat fi Ghareeb al-Qur'an, Imam Raghib Isfahani (502 H), Safha. 81-82, Lisaan al-Arab, Ibn Manzoor Afriqi (711 H), 9: 9-10.

[6]سورۃ النور۔24: 43

Surah Al−Noor, 24:43

[7]المعارف، ابن قتیبہ(276م)،1: 626

Al-Maarif, Ibn Qutiba (276 AD), 1: 626

[8]روض الانف، سہیلی(581م)2: 67

Rouz al-Onaf, Sohaili (581 AD) 2: 67

[9]قریش کا نظام ایلاف، ولید فکری۔ ماہنامہ عالمی ترجمان القرآن، مئی2022۔ ص85،86

Quraish ka nizam e Elaf, Walid Fikri. Mahnama Almi tarjuman Al Quran, May 2022. Safha 85, 86

[10]محمد بن حبیب بن امیہ بن عمرو الہاشمی کی جائے ولادت بغداد ہے۔ وہ انتہائی پائے کے ادیب، انساب و اخبار عرب کے عالم اور لغت و شعر میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ فنون مذکورہ پر ان کی کتابیں موجود ہیں۔ ابن ندیم(438ھ) نے "الفہرست" میں صفحہ نمبر109 اور "تذکرۃ النوادر" میں صفحہ نمبر70 پر لکھا ہے کہ [حبیبا] اس کے والد کا نام نہیں بلکہ اس کی ماں کا نام ہے اور وہ بنو عباس کی آزاد کردہ تھی۔ سامرہ میں245ھ کو وفات پائے ہیں۔ [الاعلام، خیر الدین، الزرکلی(1396ھ)،6:78]

Muhammad bin Habib bin Umaro Alhashmi ki jaye wiladat Baghdad hai.wo intehae paye kai adeeb, ansab wa aKhabr e arab kai alim awr lughat wa shair min yad e tola rakhty thai. Fonon mazkora par un ki kitabai moujod hai. Ibn e nadim (438 H) nai “Al fihrist” mai Safha number 109 awr “Tazkerat al Nawadir” mai safha number 70 par likha hai keh [Habiba] os kai walid ka name nahi balky o ski maa kanam hai awr wo bano aba ski azad kardi ti. Samira mai 245 h ko wafat paye hai. [Al I’lam , Khair al Din, Al zirikli (1396 h), 6:78]

[11]المحبّر، ابن حبیب۔ ص162

Al Muhabbar, Ibn e Habib. Safha number 162

[12]المنمّق، ابن حبیب۔ ص41 تا 47

Al munammaq, Ibn e Habib. Safha number 41 ta 47

[13] محمد بن احمد بن ازہر الہروی، ابو منصور لغت و ادب کے امام سمجھے جاتے ہیں۔282ھ کو "ہرات" میں پیدا ہوئے ۔ابتداء میں فقہ کی جانب مائل تھا اور اس میں مہارت تامہ حاصل کیا۔ لیکن بعد ازاں عربیت کی جانب یوں مائل ہوئے کہ اتنی مہارت حاصل کی کہ سند و حجت بن گئے۔ اپنے دادا ازہر کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے ازہری کہلاتے ہیں۔ 370ھ کو "ہرات" ہی میں وفات پائی۔ [وفیات الاعیان،4: 334، الاعلام،5: 311]

Muhammad bin Ahmad bin Azhar Alharavi, Abo Mansoor lughat wa adab kai imam samjhy jaty hai. 282 hijri ko Harat mai paida howe, Ibteda mai fiqh ki janib mayil tha awr os mai maharat e taamma hasil kia. Lekn baad azan arabiat ki janib yu mayil howe keh itni maharat hasil ki keh sanad wa hujjat ban gaye. Apny dada Azhar ki taraf mansoob hony ki waja sai Azhari kelatai hai. 370 h ko Harat hi mai wafat pae. [Wafiyat Al Aáyan. 4: 334, Al Ilam, 5: 311]

[14]تہذیب اللغۃ، ازہری(370م)،15:272

TahZib Al Lughat, Azhari, 15: 272

[15] احمد بن محمد بن عبد الرحمن الباشانی ابو عبید ہَرَوی کی تاریخ ولادت کتابوں میں معلوم نہ ہو سکی۔ خراسان میں ہرات سے تعلق رکھتے تھے۔ باحث تھے۔ علوم متعددہ پر خامہ فرسائی کی۔ اکابر علماء میں سے تھے۔ ابو منصور ازہری لغوی کے رفیق رہے ہیں۔ 401ھ کو وہی پہ وفات پائی۔[وفیات الاعیان، 1:95، الاعلام، 1: 210]

Ahmad bin Muhammad bin Abdur Rehamn Al bashani Abo Obaid Haravi ki tarikh e wiladat kitabo mai máloom na ho saki. Khurasan mai Harat sai tálloq rakhty thai. Bahis thai. Ulum mutádedah apr Khama farsae ki. Akabir Ulama mai sai thai. Abo Mansoor Azhari lughavi ky rafiq rahi hai. 401 hijri ko wahi wafat pae. [Wafiyat Al Aáyan. 1: 95, Al Ilam, 1: 201]

[16] الغریبیین فی القرآن والحدیث، الہروی۔ 1: 92

Al Gharibiyyeen fi AlQurán wal Hadith, Al Haravi. 1:92

[17] احمد بن اسحٰق بن جعفر بن وھب، المعروف بالیعقوبی بغداد سے تعلق رکھتے تھے۔ مشہور مؤرخ، ادیب اور کثیر الاسفار تھے۔ مغرب، ارمینیا اور ہندوستان میں قیام پزیری کی۔ کئی کتابیں تصنیف کیں۔ جن میں "تاریخ یعقوبی"، "البلدان" زیادہ مشہور ہوئیں۔ عید الفطر کی شب 292ھ کو وفات پائی۔[الاعلام، 1: 95]

Ahmad bin Ishaq bin Jaáfar bin Wahab, Al mároof bil yaqobi Baghdad sai talloq rakhty thai. Mash'hor mowarrikh , adib awr kasir al asfar thai. Maghrib, Arminiya awr hindostan mai qiyam paziri ki. Kae kitabai tasnif ki. Jin mai " Tarikh e yáqobi" , "Al Boldan" ziada mash'hor hoi. Eid al Fitr ki shab 292 hijri ko wafat pae. [Al Ilam, 1:95]

[18] المنمق لابن حبیب، 41 تا 42، تاریخ یعقوبی، 1: 208 تا 282

Al munammaq, Ibn e Habib. Safha number 41 ta 42, Tarikh e Yaqobi, 1:208 ta 282

[19] محولہ بالہ

Mohawwala bala

[20] محمد بن سعد بن منیع زہری، ابو عبد اللہ ثقہ، مؤرخ، حافظ الحدیث اور قاضی محمد بن عمر واقدی کے محرر اور سیکرٹری تھے۔ بصرہ میں 168ھ کو پیدا ہوئے تھے۔ بغداد میں سکونت اختیار کی تھی۔ واقدی کے کاتب رہنے کے باوجود آپ کی ثقاہت اور عدالت پر کوئی حرف تک نہیں آیا۔ 230ھ کو بغداد میں وفات پائی۔[تاریخ بغداد 5: 321، الاعلام، 6: 137]

Muhammad bin Saad bin monié Zohri, Abo Abdullah siqqah, mowarrikh, hafiz al hadith awr qazi Muhammad bin Umar Waqedi kai muharrer awr secretary thai. Basra mai 168 hijri ko paida howe thai. Baghdad mai sakonat ikhtiyar ki thi. Waqedi kai katib rehny k boujod Aap ki saqahat awr adalat par koi harf tak na aya. 230 hijri ko Baghdad mai wafat pae. [Tarikh Baghdad, 5:321, Al Ilam 6:137]

[21] الطبقات الکبریٰ، ابن سعد 1: 61

Al Tabqat al Kubrá, Ibn e Saád 1:61

[22] طبقات ابن سعد، 1: 64

Tabqat Ibn e Saád 1:64

[23] احمد بن یحیٰ بن جابر بن داؤد بلاذری مشہور مؤرخ، جغرافیہ دان، ماہر انساب اور شاعر تھے۔ بغداد سے تعلق رکھتے تھے۔ متوکل عباسی کے ہم نشین رہے ہیں۔ فارسی زبان میں بھی ید طولیٰ رکھتے تھے۔ "عہد ازد شیر" کا فارسی سے عربی میں ترجمہ کیا۔ عمر کے آخری حصے میں جنون کا شکار ہوئے۔ بعد ازاں 279ھ کو وفات پائی۔[معجم الادباء 89: 102، الاعلام، 1: 267]

Ahmad bin Yahya bin Dawod Bilazari mash'hor Mowarrekh, jhighrafiya dan, Mahir ansab awr Shayer thai. Baghdad sai talloq rakhty thai. Mutawakkel Abasi kai ham nashin rahy hai. Farsi zuban mai bhi yad e tola rakhty thai. "Ahd azd Sher" ka farsi sy arbi mai tarjuma kia. Umar kai akhri hissay mai janon ka shikar howe. Bad azan 279 hijri ko wafat pae. [Mujam al Odaba 89:102, Al Ilam, 1:267]

[24] علی بن حسین بن علی ابوالحسن مسعودی، سیدنا ابن مسعودؓ کی اولاد میں سے تھے۔ بغداد سے تعلق رکھتے تھے۔ کچھ مدت کیلئے مصر میں قیام پزیری بھی کی ہے۔ معتزلی المسلک تھے۔ مصر میں 346ھ کو وفات پائے۔[وفیات الاعیان۔2: 81، الاعلام،4: 277]

Ali bin Husain bin Ali Abo al Hasan masoódi, syyedena Ibn e Masoód ki awlad mai sai thay. Baghdad sai talloq rkhty thai. Kuch muddat k lie Misr mai qiyam paziri bhi ki hai. Mutazeli al maslak thay. Misr mai 346 hijri ka wafat paye. [Wafiyat al Ayan,2:81, Al Ilam,4:277]

[25] مروج الذھب ومعادن الجوہر، مسعودی2: 47

Morooj al Zahab wa Maádin al Jouhar, Masoódi, 2:47

[26] محمد بن زیاد المعروف بابن الاعرابی، ابو عبداللہ لغت کے امام اور ماہر انساب تھے۔ 150ھ سن ولادت ہے۔ مفضل بن محمد صاحب المفضلیات کے ربیب تھے۔ شعر گوئی میں سند تسلیم کئے گئے ہیں۔ سامرہ میں 231ھ کو وفات پائے۔[تاریخ بغداد،5: 282،الاعلام،6: 131]

Muhammad bin Ziyad Al maroóf bi ibn al Irabi, Abo Abdullah lughat kai Imam awr Mahir e Ansab thay. 150 hijri san wiladat hai. Mufazzal bin Muhammad sahib al Mozzaloyat ly rabbi thay. Sher goe mai sanad taslim kiye gaye hai. Samira mai 231 hijri kw wafat paye. [Tarikh Baghdad, 5:282, Al Ilam,6:131]

[27] **زرمبادلہ:** وہ رقم جو بیرونی مال کے بدلے قابل ادائیگی ہو، نیز بیرونی سکے کی صورت میں وہ رقم جو بیرون ممالک سے برآمدات کی ادائیگی کے تحت حاصل ہو یا بیرونی سکے کی شکل میں رقم کا حصول (ریختہ)، وہ سکہ جس کے ذریعے بین الاقوامی تجارت ہوتی ہے۔[فیروز اللغات، فیروز الدین، بذیل مادہ 'زر' ص745۔ فیروز سنز لاہور]

Zar mubadala: wo raqam jo baironi maal kai badlay qabil adaigi ho, neez baironi sikky ki surat mai wo raqm jo bairon mamalik sai baramdat ki adaigi ky teht hasil ho ya baironi sikky ki shakal mai raqm ka hasol(Rekhta), wo sikkah jis kai zarye bain al aqwami tijarat hoti hai. [Faroz al Lughat, Fairoz ud Din, bazail maadah "zar" Safha 745. Fairoz Sons Lahor]

[28] قریش کا نظام ایلاف، ص91

Quraish ka nizam e Elaf, safha 91

[29] سورۂ ابراہیم14: 37

Sura e Ibrahim 14:37

[30] https://cpec.gov.pk/

[31] سورۃ القلم۔68: 17-27

Surat al Qalam 68:17-27